Daily Sahafat Delhi
13-04-2023

روزنامہ صحافت
21 رمضان المبارک 1444ھ

فراق نے اردو شاعری کی زبان کو ترقی دی: سید تقی عابدی

نئی دہلی، (صحافت بیورو) فراق ایک جینئس تھے۔ وہ فطری شاعر تھے بناوٹی نہیں۔ انھوں نے اردو شاعری کو ایک جدید عاشق دیا۔ فراق کے پاس مقامی تھیوری ہے۔ وہ اپنی شاعری میں ملک کی تصویر پیش کرتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار ساہتیہ اکادمی کے زیر اہتمام 'فراق گورکھپوری: شخصیت اور فن' موضوع پر منعقدہ 'لٹریری فورم' پروگرام میں اردو کے ممتاز اسکالر، نقاد، دانشور ڈاکٹر سید تقی عابدی نے اپنے خصوصی خطبے میں کیا۔ انھوں نے مزید کہا کہ اردو میں فراق جیسا کوئی شاعر پیدا نہیں ہوا۔ وہ ایک نابغہ روزگار شخصیت کے مالک تھے۔ ڈاکٹر عابدی نے فراق کی حالات زندگی پر بھی روشنی ڈالی اور ان کے کلام پیش کرتے ہوئے اپنی دلیلیں قائم کیں۔ پروگرام کے ابتدا میں اردو مشاورتی بورڈ کے کنوینر چندر بھان خیال نے اپنے ابتدائی کلمات میں کہا کہ فراق بیسویں صدی کی اردو ادب کی سب سے اہم ترین شخصیت تھے۔ انھوں نے اردو کے ہر صنف کو مالا مال کیا، چاہے وہ شاعری ہو یا تنقید۔ وہ ہرفن مولیٰ شخصیت کے مالک تھے۔ فراق کی شخصیت میں جو بے باکانہ انداز تھا وہ کہیں اور دیکھنے کو نہیں ملتی۔ ممتاز اردو عربی اسکالر پروفیسر اختر الواسع نے پروگرام کی صدارت کی۔ انھوں نے فراق کو ہندوستانیت کا شاعر قرار دیتے ہوئے کہا کہ خواجہ احمد فاروقی کہا کرتے تھے کہ اگر فراق نہ ہوتے تو ہماری شاعری پرانے ڈھرّے پر چلتی رہتی۔ فراق اس میں ہندوستانیت لے آئے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ حسن کو شاعری کا محور و مرکز بنانے والا فراق ہے۔ پہلے اردو ادب میں عاشق ہوا کرتے تھے، فراق نے ہمیں حسن سے روشناس کرایا۔ فراق کا ایک رنگ غزلوں میں ہے تو دوسرا رنگ روپ کی رباعیوں میں ہے۔ انھوں نے ڈاکٹر سید تقی عابدی کے حوالے سے کہا کہ ڈاکٹر عابدی بنیادی طور پر اردو ادب میں لائٹ ہاؤس کی حیثیت رکھتے ہیں۔ پروگرام کی نظامت ساہتیہ اکادمی اردو مشاورتی بورڈ کے رکن ڈاکٹر ابو ظہیر ربانی نے کی۔ آغاز میں اکادمی کے سکریٹری ڈاکٹر کے سری نواس راؤ نے شال اور کتابیں پیش کرتے ہوئے مہمانوں کا استقبال کیا۔